Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

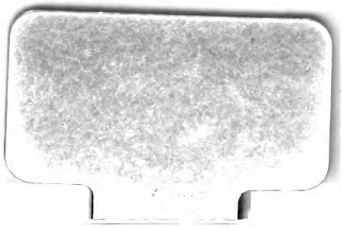

16. C. 56.

16 C 56

INDIAN INSTITUTE

الٰہی جتنے ہین خویش و اقارب
عزیز و رشتہ داران و مصاحب

نگاہِ لطف رکھ بندون سب پر
جگہ سب کے لیے باغ ارم کر

یہی ہی آرزو ہر آن ہماری
جگہ ہو گلشن رضوان ہماری

اسی پر ختم ہی اب عرض احوال
رہے مضطر ہمیشہ فارغ البال

خاتمۃ الطبع

امداد خدا سے اندنون مین آئینہ رونماے مطالب دلی پردہ کشاے احوال قلبی جسکا نام فالنامۂ منظوم معروف بہ گلشن فال ہی نئے طرز روش کا جسکو صاحب فکر سلیم و ذہن مستقیم خواجہ علی صاحب المتخلص بہ مضطر نے تصنیف کیا حسب فرمایش جناب منشی دیبی پرشاد صاحب سب ڈپٹی انسپکٹر مدارس بدایون مقام لکھنؤ مطبع نامی منشی نول کشور مین بماہ فروری ۱۸۸۴ع مطابق ماہ ربیع الآخر ۱۳۰۱ھ لباس پوشش طبع ہوا

فالنامہ منظوم

۱۴

اگرچہ سر بسر ہون مین گنہگار
مگر اللہ میرا ہی مددگار

عجب ہی اُسکا افضال و کرامت
گنہگارون پہ بھی کرتا ہی رحمت

نہو مایوس اے مضطر گنہگار
کہ ہی وہ قادر و قیوم و غفار

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

الٰہی مجھپہ کر اب مہربانی
کٹی غفلت مین ساری زندگانی

الٰہی مین گرفتار بلا ہون
کمند جرم و عصیان مین پھنسا ہون

الٰہی سرگروہ عاصیان ہون
سزاوار سزائے جاودان ہون

کٹی غفلت مین یارب سب جوانی
ہی اب افسوس وقت ناتوانی

نہ بر آئی تمنائے دل زار
کف افسوس اب ملتا ہون ناچار

بخواب و خور گئی اوقات ساری
دم آخر کرون پھر کیون نہ زاری

بہ رنگ صعوہ عاصی بر بلا ہون
اسیر پنجۂ باز بلا ہون

کٹی بیفکر تیری زندگانی
ذرا اب سوچ اے مست جوانی

سفر کرنا ہی تجھکو اے مسافر
لگا اب توشۂ منزل پہ خاطر

عبث خالی سوئے گلزار جانا
گل مقصود ہی دشوار پانا

جو کرنا ہی سو کر لے جلد سامان
ہر اک دم ہی دم آخری جان

نہین کچھ اعتبار زندگانی
نہین اسکو قیام جاودانی

بفضلک یوم لا حد بالنوالی
الٰہی

اعثنی یا غیاث المستغیثین
باخلاص الرجاء للخلاصی

الٰہی بثت من کل المعاصی
تشمل فضل مجدود بسم کر

اسے احوال پر لطف و کرم کر
رحیم و عادل و دانا ہی تو

الٰہی رازق و غفار ہی تو
کہ اوقات فرصت وقف تعطیل

نکر اوراق خاطر تو پریشان
ریاضت سے بنا شیرازۂ جان

زبان پر ورد کر تسبیح و تہلیل
الٰہی

فغان منظوم

یہی ہم کہ کر ذکر و عبادت
معطل رہ نہ اکدم بے ریاضت

نکر اوراق خاطر تو پریشان
ریاضت سے بنا شیرازۂ جان

زبان پر ورد کر تسبیح و تہلیل
الٰہی رازق و غفار ہی تو

سمجھ اے مرغ زیرک ہو خود کام
اجل کا ہی صدا پہ بیدار

یہ دنیا ایک زال بیوہ ہی
عبث اسکی طرف تو میل خاطر

نکر اسکی طرف تو میل خاطر
خیال تیرا بھگا اسکے سر سے

خیال جو اسمین چھوڑا وہ نہ زنہار
مخالف ہین سلف کے دیکھ اخبار

اگر کچھ میل فاسد لا بنگا تو
گنہ دارین مالکان تاج و افسر

ہزارون خاک مین جا بنگا تو
کیے ہین خاک مین اسنے جا بنگا تو

یہ نہین خالی بجا نسخے جا بنگا تو
گئے وہ لے سو کیا لیجا بنگا تو

اگر اولاد کی کچھ آرزو ہو
پسر پیدا نہایت نیک خو ہو

ارادہ دل مین تیرے ہی سفر کا
سفر تجھکو وسیلہ ہی ظفر کا

سفر سے فائدہ حاصل ہو بسیار
بخوبی یاد رکھ یہ میری گفتار

مرے صدق سخن کا یہ نشان ہی
زن خانہ تری رنجیدہ جان ہی

اگر یہ فال فرخ ہو نمایان
تو ملک عیش کا ہو ساز و سامان

زن و فرزند سے ہو بہرہ بردار
بدست آئے کہین سے مال بسیار

زن خانہ تری ہی اہل ایمان
سخن یہ یاد رکھ تو اے مری جان

مرے صدق سخن کا یہ نشان ہی
بدست راست اک تل بیگمان ہی

اگر یہ فال احسن ہو نمودار
تو بر آوے اسیدم مقصد کار

مگر کہتا ہون تجھسے اے مری جان
تامل دل مین رکھ منظور ہر آن

زراعت مین خسارہ ہوگیا کچھ
بدن مین درد پیدا ہوگیا کچھ

یہ اگلے فال اگر اے باسعادت
تو اسمین جزو اعظم ہی سخاوت

نہ بر آوے کبھی اول مین یہ کام
خوشی ہو بار دیگر باسرانجام

مرے صدق سخن کا یہ نشان ہی
ذکر پر خال پنہان بیگمان ہی

لگا گر کان سن اے نیک انجام
نہین ہی تجکو مطلق عیش و آرام

اگرچہ کچھ نہین اسمین ضرر ہی
مگر کچھ راج کا خوف و خطر ہی

اگرچہ فال ہی یہ خوب فرجام
مگر جود و کرم کا اسمین ہی کام

اگر یہ فال ہو تجھکو نمودار
خوشی حاصل ہو اب برعکس ماضی
مگر اب یاد رکھ اور اک مری بات
نہ کر ہرگز زیادہ انتظاری
رہیگی فکر دشمن اب نہ باقی
یہی کہتا ہون تجھ سے نیک انجام
اگر فال زبون ہو یہ نمودار
مگر حاصل خوشی ہو بعد یکماہ
کھلا ہر دم رہے باب بشاشت
مرا یہ قول یاد اے باخبر رکھ
نشان صدق سخن کا یہ مراد دیکھ
نمایان گر کسیکو ہووے یہ فال
کسی محبوب سے ہووے ملاقات
جو کہتا ہون اسے کر نقش دل پر
مرے صدق سخن کا یہ نشان ہی
لگا گر گوش ادھر کو اب مری جان
کبھی کھلتا نہین ہی عقدہ کام

از برآوے اسیدم مقصد کار
رہے حاکم بھی تیرا تجھسے راضی
کہ ہووے شاہ سے تیری ملاقات
سفر سے ہو تری مقصد برآری
خوشی سے چیز گم گشتہ ملیگی
مگر میعاد کے ہین تیس ایام
تو ہین بخت سیہ کے سارے آثار
غم و اندوہ کو دل مین نہ دے راہ
فرح حاصل ہو دل کو اور مسرت
سدا جود و کرم مد نظر رکھ
کہ پنہان خال سینے کا ذرا دیکھ
تو ہووے رفع تشویش زر و مال
یقین اب جانیو گذرے خوش اوقات
کہ حاصل ہو ملاقات برادر
کہ پنہان داغ تن مین بیگمان ہی
ذرا سن خال کا اسرار پنہان
نہین ملتا کسی جا عیش و آرام

تفکر جو کہ ہو دل مین ترے یار
عدم سے کے ہین نشان اسکے نمودار

مرے صدق سخن اور فال کو دیکھ
بدست راست اپنے خال کو دیکھ

یہ ہے فال مبارک ای جوان بخت
ہوا روشن ترا اب انجم بخت

مراد دل بر آوے حسب دلخواہ
ترقی پر رہیگا دولت و جاہ

اگرچہ شرم ہی اس کام مین یار
مگر کیا غم تجھے اے بخت بیدار

کثیر الاستفادہ ہوز احباب
نہ کھا مطلق ذرا تو پیچ اور تاب

یہی کہتا ہون اب ہرگز نکھا غم
رہے دشمن ترا بادیدہ نم

مرے صدق سخن کا یہ پتا ہی
کہ گھر مین کوئی تجکو چاہتا ہی

اگر یہ فال ہو تجکو نمودار
تو بر آوے اسیدم مقصد کار

کسی جانب کا جو رنج و محن ہو
وہ دور اک آن مین سب بے سخن ہو

لیا ہی شاہد مرے صدق سخن پر
نہین فرزند ہی کوئی ترے گھر

اگر یہ فال احسن ہو نمودار
تو ہو بخت سعادت جلد بیدار

ہوئی تجھپر خدا کی اب عنایت
گیا غم اور آیا وقت راحت

جو گم گشتہ کوئی ہو چیز تیری
وہ آوے ہاتھ سن یہ بات میری

مرے صدق سخن کا یہ نشان ہی
ذکر پر حال پنہان سگمان ہی

معاذ اللہ اگر یہ فال دیکھے
تو غم سے گھر کو لا مال دیکھے

بٹھائے بیٹھے گھر سے مال جائے
ویا سارق کوئی آکر چرا لے

کسی کو فال گر یہ ہو پدیدار — تو ہو بخت بلند اسکا مددگار

رہے دنیا مین ہر لحظہ وہ خوشحال — یہی اسکی مبارک جان سے فال

مرے صدق سخن کا یہ نشان ہی — بدن مین داغ پنہان بیگمان ہی

جو یہ فال پریشان رونما ہو — تو بیشک فکر مین وہ مبتلا ہو

نہ کر یہ کام ای فرخندہ اختر — کہ اسمین شرمساری ہی سراسر

دوبارہ کام کر از فکر و تدبیر — نہ کر اس کام کے کرنے مین تاخیر

مہینے ایک سے بغض و عداوت — کسی سے ہی تجھے ای باسعادت

نہ کر جلدی کہ ہی یہ کار شیطان — تامل کر کہ ہو سب کام آسان

کسی سے کر نہ تو حاصل رسائی — کہ ہی کوئی نہین تیرا اصلاحی

جو یہ فال مبارک رونما ہو — تو بیشک اسکا حاصل مدعا ہو

کسی محبوب سے خوش بیشتر ہو — زر و اموال سے بس بہرہ ور ہو

مرے صدق سخن کا یہ نشان ہی — کہ تن مین داغ تیرے بیگمان ہی

چہ خوش گر فال یہ در پیش آوے — تو عشرت تجکو بیش از بیش آوے

کہون مین اور کیا رمز و حکایت — کہ اب تابان ہو نجم سعادت

رہے دنیا مین ہر دم نامور تو — زن و فرزند سے ہو کام ور تو

شمالی سمت سے کچھ فائدہ ہو — مہیا مال و زر کا مائدہ ہو

قسم یہ گرچہ تیری فال مین آوے — تو تو بیوپار مین بس فائدہ پاوے

چنان کار نہان از تو بیابند
نحوست طالع بد کی ہوئی دور
مرے صدق سخن کا یہ نشان ہے
اگر یہ فال ہو در پیش جانی
بہت جو اقربا کی تجکو ہی فکر
ہوئی ہو قطع جس سے تیری الفت
شراب عیش سے مخمور ہووے
شکم پر تیرے دشمن کے ہے یک خال
اگر اس فال کا ہو تو نظر بند
مراد دل بر آوے حسب دلخواہ
بڑھے دولت تری اے بخت بیدار
صداقت کی مری یہ ہے نشانی
کسیکو ہو اگر اظہار یہ فال
کوئی غم بھی نہووے وحشت افروز
غرض کہتا ہون یہ راز نہانی
کوئی اس فال کا گر امتحان لے
کسیکو فال گر یہ ہو پدیدار

کہ عاقل دست خود بر تو بمالند
دن اچھے آئے خاطر ہوگی مسرور
کہ ضرب چوب تن پر بیگمان ہے
تو حاصل ہو نشاط و کامرانی
نہ اب اس فکر کی باقی رہے فکر
ہوا ہو فوت وہ با رنج و کلفت
ہموم دنیوی سے دور ہووے
یقین تجکو نہین تو دیکھ فی الحال
تو حاصل فائدہ ہو تجکو وہ چند
رہے تابان ہمیشہ کوکب جاہ
رہے دشمن ترا با حالت خوار
بدست راست ہے خال نہانی
تو دنیا مین رہے وہ فارغ البال
رہے دنیا مین ہر دم راحت اندوز
گذر ہو اسکا با لطف جوانی
تو خال اپنے بدست راست دیکھے
تو ہو فرزند و زن سے بہرہ بردار

عدو پر ہو نہ ہرگز مطمئن تو
رکھ اُسکی فکر دل مین رات دن تو

صداقت اس سخن کی یہ سرے ہی
بدن مین داغ آہن کا ترے ہی

کسیکو فال گر یہ ہو نمودار
سراسر نیک بختی کے ہین آثار

کسی عورت سے جو تھا فکر کا بار
ہوا وہ کم تجھے اے بخت بیدار

زن خانہ تری ہی شوخ اور تنگ
ہمیشہ گالیان دیتی ہی بیڈھنگ

مقاصد سب ترے یک دم برآوین
عدو جل جلکے ہاتھ اپنے چباوین

اگر یہ فال ہو تجکو نمودار
سراسر بخت واژون کے ہین آثار

کسی محبوب سے ہو رنج پیدا
رہے دشمن ہمیشہ دوست تیرا

جو دل مین ہی ترے فکر زر و مال
نہووے رفع وہ اے صاحب فال

نہ حاصل ہو کبھی مقصد ترا یار
رہے ہر دم تو محزون و دل افگار

مرے صدق سخن کا یہ نشان ہی
تجھا پر خال تیرے بیگمان ہی

اس فال پر جو کام جاری
تو لوگون مین ہو حاصل شرمساری

جو تو چاہے کبھی ہووے نہ زنہار
رہے رنج و مصیبت مین گرفتار

ضرر حاصل بہت بیوپار مین ہو
ہمیشہ مبتلا افکار مین ہو

جو دیکھے خواب مین امروز جانی
وہ ہی میری صداقت کی نشانی

سنو اس فال کا اسرار پنہان
کہ ہی کوئی ترا بس دشمن جان

نہین کچھ اسمین شک کچھ فکر اُسکی
ہوئی ہی جاگزین خاطر مین تیری

سخن یہ یاد رکھ اور ہیچ اسے جان
کوئی دشمن ترا ہی درپے جان

کسیکو فال گر یہ جلوہ گر ہو
تو حاصل اسکو عشرت بیشتر ہو

نہایت انتفاع مال و زر ہو
جہان کے وسوسونسے وہ نڈر ہو

محبت گر کسی سے چھوٹ جاوے
یقیناً پھر وہ الفت کو بڑھاوے

تفکر جو کہ ہی جاتا رہیگا
اگرچہ تنگدستی تو سہیگا

کریگا تجھ پہ حاکم مہربانی
رہیگا غم نہ کچھ غم کی نشانی

اگر یہ فال ہووے آشکارا
تو بس عیش و طرب مین ہو گذارا

مرض ہو دور جسمی ای ہنرور
مگر دشمن ترا ہی اک مقرر

کسیدن وہ دغا در پیش لاوے
دغا سے یا کسیدن پیش آوے

ہمیشہ ہر گھڑی ہشیار رہنا
نہ اسکی فکر سے بیکار رہنا

مرے صدق سخن کا یہ نشان ہی
ذکر پر خسال پنہان بیگمان ہی

جو یہ فال مبارک جلوہ گر ہو
تو دولت سے سراسر بہرہ ور ہو

رہے دنیا مین ہر دم خرم و شاد
غم و رنج و مصیبت سے ہو آزاد

عدو سے بے خلش دائم رہے تو
صراط عیش پر قائم رہے تو

اگر یہ فال ہو تجکو نمایان
تو حاکم مہربان ہو تجھ پہ ایجان

حصول وصل خویش و اقربا ہو
بر آوے وہ جو دل کا مدعا ہو

مری اس فال کا یہ امتحان ہی
زن خانہ تری رنجیدہ جان ہی

اگر یہ فال نسخہ ہو نمودار
تو تا کھاوے زر و دولت ترا بکار

نشاط و عیش حاصل ہو نہایت
نہ پھٹکے پاس بھی رنج و مصیبت

وصال یار یا خویش و برادر
ترے حاصل ہوا سے فرخندہ اختر

اگر اولاد کی ہووے تمنا
جو دل مین غم ہی تیرے سو فنا

وہ بیشک تجکو اک دن پیش ہوگا
اگر یہ فال ہووے تجکو ظاہر

تو ہو بے فکر و بے غم تیری خاطر
نشاط و انتعاش کا مرا نی

رہے ہمدوش تیرے جاودانی

فال نامہ منظوم ۶

زر و دولت کا ہاتھ آوے فراوانی
مگر بیماری کا ہی اک مہینہ
وصال اقربا حاصل ہو تجکو
زر و دولت بہت دائم رہے تو
عدو سے بے خلش دائم رہے تو
نشاط و عیش پر قائم رہے تو
وصال اس فال کی ہی صورت
اگر یہ فال ہی تیری ہو دیکھی
تجھے گر فال یہ پیش آوے
تو دائم تو جہان مین عیش پاوے
تری مشکل شہ ہووے جو تجکو
تو وہ آج یا کل مین نہان ہی
تفکر تو ترے دل مین یقین ہی
وہ دولت ہاتھ آوے کا نشان ہی
عدو پر

خدا کی راہ مین صدقہ دیا کر
گئے ایام نحس اور آئے خوشتر

کسیکو فال ظاہر ہووے یہ گر
تو حاصل ہو ملاقات برادر

جو ہو دشوار کوئی امر ایجان
تو ہو جاوے اسیدم سہل و آسان

تفکر جو کہ دل مین ہی تیرے یار
نشان ہین دور ہونے کے نمودار

تجارت سے منافع بیشتر ہو
اگر اولاد چاہے تو پسر ہو

صداقت اُسکی یہ ہی ای نکونام
کہ ہوگا تین دن مین کام انجام

کوئی اس فال تک پائے جو نوبت
تو ہاتھ آوے فراوان مال و دولت

نہایت جلد حاصل مدعا ہو
خوشی بہر عزیز و اقربا ہو

جو گم گشتہ کوئی ہو چیز تیری
وہ ہاتھ آجائے سن یہ بات میری

محبت جس سے ہو آگے سے تجکو
دیا ہو کر فزون کم ہو گئی ہو

دوبارہ لذت وصل و ملاقات
اُٹھائے اُسکی صحبت سے تو دن رات

ہوا اک امر جو دل مین گرہ گیر
بفکر و غور کر تو اُسکی تدبیر

نکر جلدی کہ ہی یہ کار شیطان
تامل کر کہ تا ہو فضل یزدان

اسی ستہ مین تفرج بیشتر ہو
مگر گھر سے کسی دن تو بدر ہو

نہین لگتا ہی جی گھر مین مقرر
کہین جانے کا دھیان آتا ہی اکثر

بدست راست اپنے خال کو دیکھ
مرے صدق سخن اور فال کو دیکھ

اگر اس فال پہ تیری نظر جائے
تو تو ملک تمنا پر ظفر پائے

گئے ایام نحس اور آئے خوشتر
سے بند تفکر سے تو آزاد
آگئے آج کل ہین دن تیرے سعد
گئے یاران ہوا اسکو کسب بخت
کسی معشوق کا دل مین گذر ہو
سے مدعی پیدہ نشین پیش نظر ہو
کسیکو فال گریہ ہو نمودار
تو ہین بخت سیہ سے اسکے آثار
تفکر ہو کوئی دل مین پدیدار
سے رنج و مصیبت مین گرفتار
خسارہ ہو زر و دولت مین بسیار
بخوبی یاد رکھ میری یہ گفتار
سے صدق سخن کا یہ نشان ہی
بھلا ہے سے متصل تیرا امکان ہی

فال ہفتم

کسیکو فال گریہ ہو نمودار
تو ہو بخت بلند اُسکا مددگار
جنوب و شرق سے پہنچے فائدہ ہو
مہیا مال و زر کا مائدہ ہو
نحوست سے ہوئے دن ختم اب سب
ہوئے اسعد ز ایام سعد اب
سے صدق سخن کا یہ نشان ہی
بدست راست شک اک بیگمان ہی

کسیکو فال گریہ ہو نمایان
تو ہو وہ مال و دولت کا نگہبان
منافع اسقدر ہو یار مین ہو
کہ مال و زر بہت سا یار مین ہو
نہین ہوتی شفا اُس سے مرض دور
بدن مین درد ہی کچھ ای ہمدم
سخن

تفصیل خانہاے بالا مندرجۂ ذیل ہی

جو یہ فال مبارک جلوہ گر ہو — تو بیشک مدعا سے بہرہ ور ہو

نزاع و رنج سے بالکل بری ہو — کسی سرکار مین جا چاکری ہو

اگر بیوپار کوئی تو کرے گا — تو گھر دولت سے پھر اپنا بھرے گا

نشانی ہاتھ سیدھے پر ہی یک خال — اگر باور نہین تو دیکھ فی الحال

اگر یہ فال ہو تجکو نمودار — سراسر نیک بختی کے ہین آثار

جو دل مین ہی ترے کار پریشان — نہ حاصل ہو کبھی تجکو مرجان

زن خانہ تری سخت و زبون ہی — ہمیشہ نقشۂ دل واژگون ہی

خدا کی راہ مین خیرات کرنا — اسی سے دور یہ آفات کرنا

اگر یہ فال ہو تجکو نمودار — تو ہو کام دلی سے بہرہ بردار

اگرچہ آجکل ہین دن تیرے سخت — مگر تابان ہوا اب کوکب بخت

نکر نا فکر اور دل مین تامل — خدا پر رکھ ہمیشہ تو توکل

نشان اسکا ہتاؤن تجکو فی الحال — کہ سیدھے ہاتھ پر ہی تیرے یک خال

کسیکو ہو اگر یہ فال عائد — تو بیشک اسکو ہون ارضی فوائد

یقین اب جانیو اک اور بھی بات — کسی محبوب سے ہووے ملاقات

مہینے تین مین مقصد بر آئین — مخالف رشک سے فدان جائین

اگر اولاد کی ہووے تمنا — پسر ہووے سعادتمند پیدا

رکھے اللہ اُنپر مہربانی
فراغت سے بسر ہو زندگانی

بیان کرتا ہون اب تعینف کا حال
سنین سب سامعین نیک افعال

خیال اکدن مرے دلمین یہ گذرا
نہین کچھ زندگانی کا بھروسا

کوئی کیجے اب ایسا کام جاری
رہے جس سے جہانمین یادگاری

مرے اک دوست ہین بس جان من سے
نہایت شوق ہے اُنکو سخن سے

ارادت نام ہے مشہور اُنکا
کیا اُنپر جو ظاہر عزم اپنا

تو فرمایا کہ داد نظم دیجے
کتاب فال کو منظوم کیجے

بحسب حکم لیکر جلد خامہ
لکھا یہ مین نے رنگین فالنامہ

ہوا لکھنے سے جب مین فارغ البال
رکھا پھر نام اسکا گلشن فال

اگر کچھ نقص ہو میرے سخن مین
تو عارض ہون جناب اہل فن مین

کرین اصلاح از روے عنایت
خطا پوشی کرین از راہ شفقت

نقشہ فال

۲۴۱	۲۳۱	۲۲۱	۲۱۱	۱۴۱	۱۳۱	۱۲۱	۱۱۱
۲۴۲	۲۳۲	۲۲۲	۲۱۲	۱۴۲	۱۳۲	۱۲۲	۱۱۲
۲۴۳	۲۳۳	۲۲۳	۲۱۳	۱۴۳	۱۳۳	۱۲۳	۱۱۳
۲۴۴	۲۳۴	۲۲۴	۲۱۴	۱۴۴	۱۳۴	۱۲۴	۱۱۴
۴۴۱	۴۳۱	۴۲۱	۴۱۱	۳۴۱	۳۳۱	۳۲۱	۳۱۱
۴۴۲	۴۳۲	۴۲۲	۴۱۲	۳۴۲	۳۳۲	۳۲۲	۳۱۲
۴۴۳	۴۳۳	۴۲۳	۴۱۳	۳۴۳	۳۳۳	۳۲۳	۳۱۳
۴۴۴	۴۳۴	۴۲۴	۴۱۴	۳۴۴	۳۳۴	۳۲۴	۳۱۴

کہ رکھتا ہون سند مین قول معصوم
عفو عنہ سے کرام الناس مادون

طریقہ فال دیکھنے کا

کسی لکڑی سے یا کسی کاغذ پر ۳ عدد لکیر چاروں جانب سے کھینچ کر اسطرح ایک چوکھٹا بنائیے پھر دو لکیر سے دیکھ ۳ بار نوبانسہ ڈالکر دیکھ ۳ بار عدد سے بانسین جو ہون مخفوظ بیان فال مین لے دیکھ ۳ بار دیا مقصد کا کر دل مین تصور رکھے انگشت نقشے مین جو ہو ظاہر

۳

اگر جس خانے پر انگشت آئے
وہی ہے فال نیک و زشت پائے

شکل پانسہ

۱

۳

۴

اور چارون طرف سلسلہ وار (۱) و (۲) و (۳) و (۴) ہون مثلاً اگر اول دفعہ ڈالنے سے ایک ۱ اور پھر دوا اور پھر تین لو کل ۱۲۳ ہوے

سبب تصنیف کتاب و احوال مصنف

بنام نفع عارف لنامہ

ابتدا مین نے لکھا لیکے نامہ
ضرورت فال کی ہوتی ہے اکثر
جہان مین اہل حاجت کو برابر

مرا خواجہ علی مشہور ہے نام
مخلص بھی ہے مصطفےٰ شہرۂ عام
یہ ایون ضلع جورش رشک چمن ہے
وہان بلسی کے قصبے مین وطن ہے
میان شیخ سے والد ہین ذیجاہ
محمد سے کے پور حق آگاہ
جدا مجد تھے رمضان علی شاہ
جگہ فردوس مین دے اونکو اللہ

فال نامہ منظوم

۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تصور حمد کا جب دل مین آیا
تو دل میرا بڑی مشکل مین آیا
کہا مین نے کہ ہے یہ امر دشوار
کھلیگا کس طرح یہ عقدۂ کار
کہ اس دریا مین جب اہل ہدایت
ہوئے ہین غرق باوصف بلاغت
کہان مین اور کہان اللہ کی ذات
مثل وہ ہے کہ چھوٹا منھ بڑی بات
اڑے کسطرح مرغ فہم ناپاک
ملک کا جب نہ پہونچے وہم و ادراک
یہ وہ منزل ہے جسمین اسپ چالاک
ہو پہلے سنگ ہی پر خاک در خاک
یہ وہ میدان ہے یارو وحشت افزا
کہ ہین جسمین ملائک حیرت آما
کہان بندے کا پھر مقدور اتنا
کرے حمد الٰہی کا جو دعوا
کہان حمد اور کہان یہ وہم و ادراک
چہ نسبت خاک را با عالم پاک
علےٰ ہذا بوصف سید پاک
گذر پاتا نہین ہے وہم و ادراک
لہذا ہو کے معذور اب ہون لکھتا
سبب تصنیف کا اور حال اپنا

مین ہون اولاد درویش کی اولاد
جناب سید دین علی سے
او گنتی ایک موضع ہے دل آرا
مدرس ہون وہان کے مدرسے کا
اسکا استاد منکو خلق مین ہے
دیکھے اللہ منکو خلق مین ہے
مخلص ہے جو شاعر ہے جادو بیان ہے
ہمارا ایون شہر مین انکا وطن ہے
مخلص ہے ایون شہر مین انکا وطن ہے
عجب ہین وہ خلیق پاک طینت
بلا شک ہے وہ بیدار و نیک سیرت
عقیل و ہوشیار و نکتہ دان ہین
رکھے

Goolshan fall

INDIAN INSTITUTE

بعون صناع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان

نسخهٔ دلپذیر کارآمد بر ناو پیر کاشف اسرار مکتوم و پوشیده احوال بنام

فالنامهٔ منظوم

معروف به

گلشن فال

تصنیف منیف شاعر نکته پرور جناب خواجه علی صاحب المتخلص به مضطر مدرس اوگهتی ضلع ایٹاوہ

مطبع ناگرامی منشی نولکشور مین بحسن و زیبائی چھپا

Fālnāmah

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.